غیر مسلم نوکر سے گوشت منگوانا

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1964

تاریخ اجراء: 20صفر المظفر1445ھ /07 ستمبر2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی مسلمان اپنے غیر مسلم نوکر کو مسلم کی دکان سے گوشت لینے کے لیے بھیجے اور وہ غیر مسلم نوکر مسلم ہی کی دکان سے خرید کر مسلمان مالک کو گوشت لا کر کے دے، تو کیا اس گوشت کا مسلمانوں کو کھانا جائز ہے؟ کیونکہ ہمارے یہاں عوام میں یہ مسئلہ مشہور ہے کہ مسلمان کا ذبح شدہ گوشت پکنے تک بلکہ پلیٹ میں آنے تک اگر ایک لمحے کے لیے بھی مسلم کی آنکھوں سے اوجھل ہوا، تو وہ مسلمانوں کے لیے کھانا جائز نہیں۔ تو کیا یہ درست ہے؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اس حوالہ سے یہ اصول ذہن نشین فرمالیجئے کہ گوشت کی حلت کے لئے ضروری ہے کہ حلال جانور کو مسلمان یا کتابی نے شرعی طریقہ کے مطابق ذبح کیا ہو اور وہ گوشت وقتِ ذبح سے لے کر ہمارے پاس پہنچنے تک کسی مسلمان یا کتابی کی نگاہ سے اوجھل ہو کر غیر کتابی کافر کے قبضہ میں نہ گیا ہو یا اوجھل ہو کر غیر کتابی کافر کے قبضہ میں تو گیا ہو، لیکن معاملہ اس کی خبرِ دیانت پر موقوف نہ ہوا ہو، جیسا کہ کوئی مسلمان اپنے نوکر کو گوشت دے کر کسی مسلمان کے پاس ہدیہ کے طور پر بھیجے، اور وہ کافر آکر مسلمان سے کہے کہ میرے مالک نے یہ گوشت تمہارے لیے ہدیہ بھیجا ہے اور قرائن کی رو سے اس کی اس بات پر شک نہ ہوتا ہو بلکہ غالب گمان اس کے سچا ہونے کا ہو تو اس کی خبر مقبول ہے اور اس مسلمان کے لیے گوشت کھانا حلال ہے۔ تو یہاں گوشت کافر کے قبضہ میں تو گیا ہے، لیکن اس کی حلت و حرمت کا معاملہ کافر کی خبرِ دیانت پر موقوف نہیں ہے کہ ہدیہ لانا، معاملات سے متعلق ہے۔ اور پھر جب یہ بات مان لی گئی کہ مسلمان کا بھیجا ہوا ہے تو اب اس کے ضمن میں گوشت کی حلت بھی ثابت ہو جائے گی کہ کافر کی خبر دیانات کے معاملے میں ضمناً مقبول ہوتی ہے، ابتداءً مقبول نہیں ہوتی۔

اس تفصیل کے مطابق پوچھی گئی صورت کا جواب یہ ہے کہ خریدنا اور بیچنا یہ معاملات سے تعلق رکھتے ہیں، دیانات سے تعلق نہیں رکھتے۔ لہذا کافر نوکر کو گوشت لینے بھیجا اور وہ آکر کہے کہ مسلمان سے گوشت خرید کر لایا ہوں اور قرائن کی رو سے اس کافر کی اس بات پر شک نہ ہوتا ہو بلکہ غالب گمان اس کے سچا ہونے کا ہو تو اس کی خبر مقبول ہے اور اب اس کے ضمن میں حلت بھی ثابت ہو جائے گی۔

فتاوی رضویہ میں ہے ”اگر قرائن کی رو سے اس کافر کے اس قول میں شک پیدا نہ ہو، ظن غالب اس کے صدق ہی کا ہو، تو مسلمان کے لئے اس ذبیحہ کے کھانے میں کوئی حرج نہیں کہ ہدیہ لانا از قبیل معاملات ہے اور معاملات میں کافر کی بات مقبول، اور جب یہ مان لیا گیا کہ یہ ذبیحہ فلاں مسلم کا بھیجا ہوا ہے، تو اس کے ضمن میں حلت بھی مسلم ہو گئی، اگر چہ ابتداء حلت، حرمت، طہارت، نجاست وغیرہا امور خالصہ دینیہ میں کافر کا قول مقبول نہیں۔(فتاوی رضویہ، ج20، ص 286، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے "اپنے نوکر یا غلام کو گوشت لانے کے لیے بھیجا، اگر چہ یہ مجوسی یا ہندو ہو وہ گوشت لایا اور کہتا ہے کہ مسلمان یا کتابی سے خرید کر لایا ہوں تو یہ گوشت کھایا جاسکتا ہے اور اگر اس نے آکر یہ کہا کہ مشرک مثلاً مجوسی یا ہندو سے خرید کر لایا ہوں تو اس گوشت کا کھانا حرام ہے کہ خریدنا بیچنا معاملات میں ہے اور معاملات میں کافر کی خبر معتبر ہے، اگر چہ حلّت و حرمت دِیانات میں سے ہیں اور دیانات میں کافر کی خبر نامقبول ہے، مگر چونکہ اصل خبر خریدنے کی ہے اور حلت و حرمت اس مقام پر ضمنی چیز ہے، لہٰذا جب وہ خبر معتبر ہوئی تو ضمناً یہ بھی ثابت ہو جائے گی اور اصل خبر حلت و حرمت کی ہوتی تو نا معتبر ہوتی۔" (بہار شریعت، ج3، حصہ16، ص398، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net